السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

!بعض اہل حدیث مساجد میں دیکھنے میں آیا ہے کہ امام قرآن کریم سے دیکھ کر تراویح پڑھاتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے: بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اقول و باللہ التوفیق نماز میں قرآنِ کریم کی زیادہ سے زیادہ قراءت کرکے قیام کو طویل کرنا امر مستحب ہے۔ نیز آنحضرت علیہ السلام نے طویل قیام والی نماز کو افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح ابن خزیمہ (ج:۲، ص:۱۸۶) حدیث نمبر:۱۱۵۵، اورالسنن الکبریٰ للبیہقی (ج:۳، ص:۸) اورقیام اللیل للمروزی، ص:۵۱، میں ہے:

(عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفضَلُ ؟ قَالَ طُولُ القُنُوت' (صحیح مسلم، بَابُ أَفضَلُ الصَّلَاۃِ طُولُ القُنُوتِ، رقم: ۷۵۶)، (سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۴۲۱'

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ: 'کونسی نماز افضل ہے۔

''تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: لمبا قیام۔

نیز احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اس قدر طویل قیام فرمایا کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک متورم ہوجاتے۔

عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَقُومُ حَتّٰی تَوَرَّمَ قَدَمَاہُ فَقِیلَ لَہٗ، اَی رَسُولَ اللّٰہِ! اَتَصنَعُ ہٰذَا وَقَد جَآءَکَ مِنَ اللّٰہِ اَن قَد غَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ: اَفَلَا اَکُونُ عَبدًا شَکُورًا؟' (صحیح ابن خزیمہ، بَابُ استِحبَابِ الصَّلَاۃِ (وَکَثرَتِہَا، وَطُولِ القِیَامِ فِیہَا...الخ: ج:۲، ص:۲۰۱، رقم: ۱۱۸۴)، (السنن الکبریٰ للبیہقی،، ج:۲، ص:۱۶، رقم: ۴۲۹۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک متورم ہوجاتے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو تو اللہ تعالیٰ کی '' ''طرف سے اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کی بشارت آئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟'' فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟۔

معلوم ہوا کہ نمازوں میں حسب استطاعت طویل قیام کرنا چاہیے۔ چنانچہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے حفظِ قرآن کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا ہو تو بہت بہتر ہے اور جو شخص حافظ قرآن نہ ہو، لیکن طویل قیام کرنا چاہتا ہو، وہ قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کرسکتا ہے۔ ذخیرۂ احادیث میں اس سے منع کی کوئی روایت موجود نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلافِ امت کا تعامل اسی پر ملتا ہے کہ وہ قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کیا کرتے تھے۔ مثلاً:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے غلام، جنابِ ذکوان قران کریم سے دیکھ کر ان کی امامت کراتے تھے۔ ملاحظہ ہو! (صحیح بخاری، باب امامة العبد والمولیٰ۔ مؤطا امام مالک، باب قیامِ رمضان، السنن الکبریٰ للبیہقی، ج:۲، ص:۵۳، قیام اللیل للمروزی، ص:۱۶۲، مسند الشافعی، مصنف ابن ابی شیبہ، بحوالہ فتح الباری، ج:۲، ص:۱۵۸، وتلخیص لحبیر، ج:۳، ص::۴۳، ونیل الاوطار، ج:۲، ص:۱۸۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰة: صفحہ:722

محدث فتویٰ